بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴۱

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۹ ظہور ۱۳۴۴ ہش / یکم جمادی الاول ۱۳۸۵ھ / ۲۹ اگست ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۹۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۸ اگست بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ ایک زہر ہے جس سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے

انسان کو چاہیئے اپنے رب کی طرف رجوع کرے تا وہ اس کی طرف رجوع برحمت ہو

"مسلمانوں کیلئے ہر وقت توبہ کا دروازہ کھلا ہے جب انسان اس کی طرف رجوع کرے اور اپنے پچھلے گناہوں کا اقرار کرکے اس سے خواستگار معافی ہو اور آئندہ کیلئے نیکیوں کا عزم کرے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ میری باتوں کو متوجہ ہو کر سنو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ باتیں صرف تمہارے کان تک ہی رہ جائیں اور تم ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ اور یہ تمہارے دل تک نہ پہنچیں نہیں بلکہ پوری توجہ سے سنو اور انکو دل میں جگہ دو اور اپنے عمل سے دکھاؤ کہ تم نے ان کو سرسری طور پر نہیں سنا اور ان کا اثر اسی آن تک نہیں بلکہ گہرا اثر ہے۔

اس بات کو بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے اور اس قابل نہیں ہوتا کہ یہ نعمت اسکو مل سکے۔ جس جس قدر گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اسی اسی قدر خدا تعالیٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ روشنی اور نور جو خدا تعالیٰ کے قرب میں اسے ملنی تھی اس سے پرے ہٹتا جاتا ہے اور تاریکی میں پڑکر ہر طرف سے آفتوں اور بلاؤں کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ سب سے زیادہ خطرناک دشمن شیطان اس پر اپنا قابو پا لیتا ہے اور اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ لیکن اس خطرناک نتیجہ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک سامان بھی رکھا ہوا ہے۔ اگر انسان اس سے فائدہ اٹھا لے تو وہ اس ہلاکت کے گڑھے سے بچ جاتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے قرب کو پا سکتا ہے۔ وہ سامان کیا ہے رجوع الی اللہ یا سچی توبہ۔ خدا تعالیٰ کا نام تواب ہے۔ وہ بھی رجوع کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دور ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس سے بعید ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان رجوع کرتا ہے یعنی اپنے گناہوں سے نادم ہو کر پھر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تو اس کریم رحیم خدا کا رحم اور کرم بھی جوش میں آتا ہے اور وہ اپنے بندے کی طرف توجہ کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے۔ اسی لئے اس کا نام تواب ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے تا کہ وہ اسکی طرف رجوع برحمت کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۳ - ۱۸۴)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۸ اگست۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں دعا کی اہمیت پر روشنی ڈالکر اس امر کو بڑی عمدگی سے واضح کیا۔ کہ دعا ایک زبردست طاقت ہے، اس سے ہر مشکل حل ہو سکتی ہے۔ آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ پاکستان کے احباب کو آزادی کشمیر کے لئے پوری توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کشمیر کے مظلوموں اور حریت پسندوں کی نصرت فرمائے اور انہیں حصولِ آزادی کی مہم میں عظیم الشان کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

— جیسا کہ احباب کو علم ہو چکا ہے حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آجکل بہت ناساز ہے۔ آپ کو بخار، اسہال اور بازو میں شدید درد کی تکلیف ہے۔ خون کے ٹیسٹ سے معلوم ہوا ہے کہ بہت زیادہ infection ہے۔ ایک عرصہ سے خون میں بار بار کافی خرابی نکلتی ہے۔ جس سے بہت فکر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

— ربوہ ۲۸ اگست۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ اور اسہال میں بھی بہت کمی ہے۔ البتہ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ر اگست ۱۹۶۵ء

اسلام کی کشتی کو موجودہ طوفان سے بچانے کا الٰہی وعدہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئینہ کمالات اسلام کے حاشیہ میں ان بعض عذرات کو جو اسلام کی نیچری قسم کی تشریحات کرنے کے لئے ہو سکتے ہیں نہایت زور سے رد کیا ہے اور فرماتے ہیں:۔

"شاید آپ کے دل میں یہ عذر بھی مخفی ہو کہ اس نئے فلسفہ کے طوفان کے وقت اسلام کی کشتی خطرناک حالت میں تھی اور گو وہ کشتی جواہرات اور نفیس مال و متاع سے بھری ہوئی تھی مگر چونکہ وہ تہلکہ انگیز طوفان کے نیچے آ گئی تھی اس لئے اس ناگہانی بلا کے وقت یہی مصلحت تھی اور اس کے بغیر کوئی اور چارہ نہیں تھا کہ کسی قدر وہ جواہرات اور نفیس مال کی گٹھریاں دریا میں پھینک دی جائیں اور جہاز کو ذرا ہلکا کر کے جانوں کو بچا لیا جائے لیکن اگر آپ نے اس خیال سے ایسا کیا تو یہ بھی خود روی کی ایک گستاخانہ حرکت ہے جس کے آپ مجاز نہیں تھے۔ اس کشتی کا ناخدا خداوند تعالیٰ ہے نہ آپ وہ بار بار وعدہ کر چکا ہے۔ کہ ایسے خطرات میں یہ کشتی قیامت تک نہیں پڑے گی۔ اور وہ ہمیشہ اس کو طوفان اور باد مخالف سے آپ بچاتا رہے گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنی ہم نے ہی اس کلام کو اتارا اور ہم ہی اس کو بچاتے رہیں گے۔ سو آپ کو چاہئے تھا کہ آپ اس ناخدا کی غیبی ہدایت کی انتظار کرتے اور دلی یقین سے سمجھتے کہ اگر طوفان آ گیا ہے تو اب اس ناخدا کی مدد بھی نزدیک ہے جس کا نام خدا ہے جو مالک جہاز بھی ہے۔ اور ناخدا بھی۔ پس چاہئے تھا کہ ایسی بے رحمی اور جرأت نہ کرتے اور آپ ہی خود مختار بن کر بے بہا جواہرات کے صندوق اور زر خالص کی تھیلیاں اور نفیس اور قیمتی پارچات کی گٹھریاں دریا میں نہ پھینکتے۔ خیر ہر چہ گذشت گذشت اب میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں اور بشارت پہنچاتا ہوں کہ اس ناخدا نے جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ زمین کے طوفان زدوں کی فریاد سن لی۔ اور جیسا کہ اس نے اپنی کلام میں طوفان کے وقت اپنے جہاز کو بچانے کا وعدہ کیا ہوا تھا وہ وعدہ پورا کیا اور اپنے ایک بندہ کو یعنی اس عاجز کو جو بول رہا ہے اپنی طرف سے مامور کر کے وہ تدبیریں سمجھا دیں جو طوفان پر غالب آ دیں۔ اور مال و متاع کے صندوقوں کو دریا میں پھینکنے کی حاجت نہ پڑے۔ اب قریب ہے جو آسمان سے یہ آواز آوے کہ قیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی مگر ابھی تو طوفان زور میں ہے اسی طوفان کے وقت خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو مامور کیا اور فرمایا واصنع الفلک باعیننا ووحینا یعنی تو ہمارے حکم سے اور ہماری آنکھوں کے سامنے کشتی تیار کر اس کشتی کو اس طوفان سے کچھ خطرہ نہ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ اس پر ہوگا۔ سو وہ خالص اسلام کی کشتی یہی ہے جس پر سوار ہونے کے لئے میں لوگوں کو بلاتا ہوں۔ اگر آپ جاگتے ہو تو اٹھو اور اس کشتی میں سوار ہو جاؤ کہ طوفان زمین پر سخت جوش کر رہا ہے۔ اور ہر ایک جان خطرہ میں ہے اگر آپ انصاف پسند ہوں تو سب سے پہلے آپ ہی طوفان کے وجود کا اقرار کر سکتے ہیں مگر آپ نے تو گویا یہ اقرار کر دیا ہے۔ کہ اسلام کی کشتی کو طوفان سے بچانے کا وعدہ جو قرآن کریم میں موجود ہے۔ اس طوفان اور اس وعدہ کا یہی زمانہ ہے"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۹ تا ۲۶۲)

ایسے طوفان الحاد کو جو آجکل یورپ سے اٹھا ہے جس پر شیطان نے اپنے تمام لشکروں کو جھونک دیا ہے۔ غور کیجئے کیا ایسے طوفان کو محض انسانوں کی تدبیروں سے رام کیا جا سکتا ہے؟ اگر ایسا ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں اپنی مکمل تعلیمات بھیج دیتا۔ اور لوگ خود بخود ان تعلیمات کی راہ نمائی میں زمانے کے الحاد و کفر کا مقابلہ کرتے۔ چنانچہ آریوں کا یہی خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آغاز میں ہی چار رشیوں پر چار وید نازل کر کے اپنے فرض سے سبکدوشی حاصل کر لی ہے۔ اور اب وہ دین کے معاملہ میں کوئی دلچسپی نہیں لیتا۔ مگر دنیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ وید نہ صرف دنیا کی راہ نمائی کے لئے ناکافی ثابت ہوئے ہیں۔ بلکہ ان میں بے حد تغیر و تبدل بھی ہو چکا ہے۔

ایک ویدوں کا ہی معاملہ نہیں ہے بلکہ تمام آسمانی کتابوں کا سوائے قرآن کریم کے یہی حال ہوا ہے۔ خود ان کتابوں کے ماننے والوں کا اعتراف ہے کہ ان میں تغیر و تبدل ہو چکا ہے۔ لیکن فرض کیجئے کہ ان کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے۔ پھر بھی آپ دیکھیں گے کہ جن اقوام کو یہ کتابیں دی گئیں وہ ہر وقت بگڑتی رہیں۔

بنی اسرائیل کی تاریخ ایک مثال ہے حالانکہ اس قوم کو قوم اور وقت کے لحاظ سے پوری تعلیمات حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ذریعہ تورات کی صورت میں مل گئی تھیں۔ پھر بھی ان میں یکے بعد دیگرے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے جو تورات کے مطابق ہی فیصلے کرتے تھے اور جو تورات ہی کی تعلیمات پر عمل کراتے تھے۔ چنانچہ انجیل میں بھی سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی یہی پند و نصائح ہیں کہ بنی اسرائیل کو تورات پر عمل کرنا چاہئے۔ حالانکہ بنی اسرائیل کے رنگ بگڑ چکے تھے اور تورات میں بھی تغیر و تبدل ہو چکا تھا۔ مگر سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام تورات کی پابندی کو لازمی قرار دیتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ فریسیوں اور یہودی علماء کے اعمال پر نہ جاؤ۔ ان کے سے عمل نہ کرو مگر جو وہ تورات کے احکام بتائیں ان پر ضرور عمل کرو۔ اس سے واضح ہے کہ خواہ الٰہی تعلیمات موجود بھی ہوں۔ پھر بھی انسان بگڑ جاتے ہیں۔ تورات کی تعلیمات خواہ نہ بگڑی ہوں مگر توریت کے علماء ضرور بگڑ گئے تھے۔ اور بنی اسرائیل عوام علماء کے ہی ماتحت تھے۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعثت موسوی دین کی گویا آخری سانس تھی۔ قوم کی حالت اتنی بگڑ چکی تھی کہ فریسیوں اور فقیہیوں نے آپ کو صلیب پر چڑھانے کا مطالبہ کیا کیونکہ ان کی دانست میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام ان کو آبائی دین سے ہٹا رہے تھے۔ اور علمائے بنی اسرائیل کی من مانی سرگرمیوں میں دخل انداز ہو رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے چاہا کہ ان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے لکڑی پر لٹکا کر مارا جائے۔ جو تورات کی تعلیم کے مطابق لعنتی موت تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس موت سے بچا لیا۔ اور صلیب پر آپ پر ایسی بے ہوشی طاری ہوئی جو موت سے ملتی جلتی تھی۔ اس لئے ان کو شبہ ہوا کہ وہ صلیب پر وفات پا چکے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوا تھا۔

الغرض سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تورات کی تعلیمات پر عمل کرانے کے لئے مبعوث کیا گیا تھا۔ اسی طرح آپ سے پہلے بنی اسرائیل میں بہت سے انبیاء علیہم السلام تورات پر عمل کرانے کے لئے مبعوث ہوئے اس سے ثابت ہے کہ تعلیمات خود بخود کوئی چیز نہیں جب تک اللہ تعالیٰ ان تعلیمات کو زندہ رکھنے یا از سر نو زندہ کرنے کے لئے اپنے فرستادہ نہ بھیجے۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ خاتم النبیین ہیں یعنی آپ پر تمام نبوتیں ختم ہو چکی ہیں اور آپ کو کامل شریعت دی گئی ہے۔ اس لئے براہ راست مستقل انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثال ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ یہ ہر عالم کے لئے نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے علماء کے لئے ہو سکتا ہے جن کو انبیاء بنی اسرائیل کی طرح اللہ تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل ہو کیونکہ اسلام کی شریعت مکمل ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس شریعت کو بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی تازہ رکھنے کے لئے اور سیرت مصطفوی کا نمونہ ہر زمانے میں پیش کرنے کے لئے ایسے علمائے امت پیدا ہوں۔ جن کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کی طرح نبوت کی توفیق عطا ہوں۔ تمام مجددین کو یہ توفیق ملتی رہی ہیں۔ مگر حدیث نبوی کے مطابق وہ لوگ شروع میں انبیاء نہیں کہلا سکتے تھے۔ کیونکہ یہ خاتم النبیین کے خلاف تھا۔ ان کو مجدد اور محدث تو کہا جا سکتا ہے۔ مگر نبی نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم آخری زمانہ میں احادیث نبوی میں ایک ایسے مجدد کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ جو ایک پہلو سے الامام المہدی یعنی امتی کہلائے گا۔ اور دوسرے پہلو سے مسیح موعود یعنی نبی بھی کہلائے گا۔ کیونکہ اس آخری زمانہ کے مجدد کو نبوت کی توفیق پوری کی پوری سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے حاصل ہوں گی۔ یہ

(باقی دیکھیں ص ۴ پر)

آج سے باون سال قبل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مکہ مکرمہ سے ایک مکتوب گرامی

کعبۃ اللہ کی زیارت کی توفیق پر میرا دل اللہ تعالیٰ کے احسان پر قربان ہوا جا رہا ہے

(حضرت امیر المومنین)

(مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ پر منکرینِ خلافت کے امیر مولوی صدر الدین صاحب نے یہ جھوٹا الزام تراشا ہے کہ نعوذ باللہ حضور نے یہ فرمایا ہے کہ

"کعبۃ اللہ کا دودھ خشک ہو گیا اب وہاں جا کر کیا لوگے"

(پیغام صلح ۹ ۶/۶۵)

نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات ولعنۃ اللہ علی الکاذبین والمفترین۔

یہ فقرات ہمارے اس مقدس امام کی طرف منسوب کئے جا رہے ہیں جن کی ساری عمر کعبۃ اللہ کی عزت و بڑائی ظاہر کرنے میں صرف ہوئی۔ یہ بہتانِ عظیم دراصل غیر مبایعین کے دلوں کی اس "جلن" کا اظہار ہے جو ہمارے پیارے امام کے شاندار دورِ خلافت اور ترقیات اور عظیم الشان فتوحات کو دیکھ کر ان کے دلوں میں بُغض و عناد اور تعصب و حسد کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

قطع نظر اس کے کہ یہ اشتعال انگیز کلمات محض جھوٹا پراپیگنڈا کرنے کی خاطر تراشے گئے۔ اور یہ ہرگز سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان فیض ترجمان سے صادر نہیں ہوئے۔ آیئے ہم واقعہ کے لحاظ سے ان کا جائزہ لیں کہ کیا یہ صداقت کے ترازو پر پورے اترتے ہیں۔

یہ ایک طبعی امر ہے کہ جو شخص کسی کام سے دوسرے کو روکتا ہے وہ پہلے خود اس سے مجتنب رہتا ہے تاکہ "اوروں کو نصیحت اور خود میاں فضیحت" کی مثل اس پر صادق نہ آئے۔

پس بالفرض اگر سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت یا دیگر دوستوں کو کعبۃ اللہ کی زیارت اور اس کی برکات و فیوض حاصل کرنے سے روکا ہوتا تو وہ خود بھی ہرگز وہاں تشریف نہ لے جاتے اور نہ اس کی برکات سے فائدہ اٹھاتے مگر اس کے برعکس ہم یہ دیکھتے ہیں کہ سیّدنا حضرت اقدس المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ نہ صرف حج کعبۃ اللہ کو ارکانِ اسلام اور اپنے عقائد میں شمار کرتے ہیں اور اس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق پانے کی اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں اور دوسروں کو اس کی تلقین فرماتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے خود بھی اس مقدس مقام پر فریضہ حج بیت اللہ شریف ادا کرتے اور کعبۃ اللہ کی برکات سے مستفید ہوتے ہیں اور وہاں پر اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں اور جماعتِ احمدیہ کی ترقیات کے لئے متضرعانہ و مضطربانہ دعائیں کرتے ہیں اور پھر اپنی ساری عمر کعبۃ اللہ کی عزت و بڑائی میں صرف کر دیتے ہیں۔ ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک مکتوب درج کیا جاتا ہے جو حضور نے پہلی دفعہ اس پاک و مقدس مقام مکہ مکرمہ قدم رکھنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں قادیان ارسال فرمایا تھا۔ اور قادیان کے اخبار بدر میں اسی وقت اشاعت پذیر ہوا دیکھئے! حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی ابتدائی عمر میں بھی مکہ مکرمہ اور کعبۃ اللہ سے کس قدر والہانہ عشق و محبت کا اظہار کرتے ہیں:۔

مکتوب:۔

سیدی و امامی و استاذی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عنایت سے بخیر و خوبی کل سات اکتوبر ۱۹۱۲ء کو مکہ مکرمہ پہنچ گیا۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور عنایت ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اپنے پاک اور مقدس مقام کی زیارت کا موقعہ دیا۔

کل جب مکہ کی طرف اونٹ آ رہے تھے۔ دل کی عجیب کیفیت تھی کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ محبت کا ایک جوش دل میں پیدا ہو رہا تھا اور جوں جوں قریب آتے تھے، دل کا شوق بڑھتا جاتا تھا۔ میں حیران ہوں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی حکومت اور ارادہ کے ماتحت کہاں سے کہاں کھینچ لایا۔ پہلے مصر کا خیال پیدا ہوا۔ پھر یہ خیال آیا کہ راستہ میں مکہ ہے اس کی زیارت بھی کر لیں۔ پھر خیال ہوا کہ حج کے دن ہیں ان سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔ غرض کہ ارادہ مصر سے مکہ اور حج کا ہوا۔ اور آخر اللہ تعالیٰ نے یہاں پہنچا دیا۔ مجھے مدت سے حج کی خواہش تھی اور اس کے لئے دعائیں بھی کی تھیں۔ لیکن بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی کیونکہ وہاں کے راستہ کی مشکلات سے طبیعت گھبراتی تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ مخالفین کوئی شرارت نہ کریں لیکن مصر کے ارادہ سے یہ خیال ہوا کہ مصر جانا اور راستے میں مکہ کو ترک کر دینا ایک عیب ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ جدہ سے مکہ تک کا سفر نہایت کٹھن ہے اور میر صاحب (یعنی حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ) تو قریباً بیمار ہو گئے اور مجھے بھی سخت تکلیف ہوئی اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ ہل گئے لیکن بڑی نعمتیں بڑی قربانیاں بھی چاہتی ہیں۔ اس بڑی نعمت کے لئے یہ تکلیف کیا چیز ہے؟ مدینہ کا راستہ اور بھی طویل اور کٹھن ہے۔ لیکن چند دن کی تکلیف ان پاک مقامات کے دیکھنے کے لئے کہ جہاں رسول کریم فداہ ابی و امی نے اپنی بعثتِ نبوت کا ایک روشن زمانہ گزارا، کیا چیز ہے؟

میرا دل تو اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر قربان ہوا جا رہا ہے کہ وہ کس حکمت کیساتھ مجھے اس جگہ لے آیا۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء"

(بدر ۱۹ دسمبر ۱۹۱۲ء)

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ میں نئے طلبہ کا داخلہ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہو گا بشرط داخلہ کم از کم میٹرک پاس ہے۔ ایف اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ جو طلباء داخل ہونا چاہیں وہ صبح ۸ بجے حاضر ہو جائیں اور مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں:۔

۱۔ فارم داخلہ مع تصدیق و اجازت والد یا سرپرست

۲۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ

۳۔ میٹرک کی اصل سند یا اس کی مصدقہ نقل۔

نوٹ:۔ فارم داخلہ دفتر جامعہ سے حاصل کر کے اسے وقت پُر کر کے دیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

عاجزانہ درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

عرصہ تین ماہ سے خاکسار کی بیگم کو جگر اور پِتّہ کی تکلیف ہے اس عرصہ میں بار بار پِتّہ کی درد کے شدید دورے ہو چکے ہیں۔ ایکسرے سے پِتّہ کی سوزش اور جگر بڑھا ہوا معلوم ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے اور ہر درد کے دورہ کے بعد کمزوری بہت بڑھ جاتی ہے کل عصر کے وقت بھی شدید درد کا دورہ ہوا ہے۔ علاج وغیرہ سے بظاہر کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ یہ حالات خاکسار کیلئے انتہائی پریشانی کا موجب ہیں۔

احباب جماعت کو علم ہے کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی لمبی مسلسل بیماری خاکسار کے لئے پہلے ہی بے حد فکر اور پریشانی کا باعث ہے اب مزید میری بیگم کی بیماری پریشانیوں کو بڑھانے کا باعث ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ عاجز گناہ گار پر اپنا فضل اور رحم فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار تمام مخلصین جماعت خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ سب خاص دعائیں فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے دستِ شفاء اور قدرت سے خاکسار کی بیگم کو کامل و عاجل شفاء عطا فرماوے اور ان کی صحت بحال فرما کر لمبی نیک زندگی عطا فرماوے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار یہ درخواستِ دعا عام رنگ میں نہیں کر رہا بلکہ ایک خاص جذبہ کے تحت نہایت کرب کی حالت میں کر رہا ہے اور میرے مخاطب تمام مخلصین جماعت اور صحابہ کرام ہیں اور اس خاص دعا کی درخواست کے لئے خاکسار کا کچھ حق بھی مخلصین جماعت پر ہے کیونکہ اپنے پیارے امام کی خدمت میں جو گزشتہ دس سال گزرے ہیں اور گزر رہے ہیں اور جس کا اثر جسمانی اور ذہنی لحاظ سے خاکسار پر پڑا ہے اس میں میری بیگم بھی برابر کی شریک ہیں بلکہ ان کی طبیعت پر زیادہ اثر رہتا ہے جو ان کی موجودہ بیماری کا باعث ہوا ہے۔ پس احباب اس بات کو نظر رکھتے ہوئے ہی اس عاجز کی بیگم کی کامل و عاجل شفاء یابی اور صحت والی زندگی کے لئے نہایت درد سے دعائیں فرماویں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد ۲۸/۸/۶۵ء

لیڈر

اس لئے بھی کہ اس کا مقابلہ شیطان سے اس وقت ہو گا جب وہ اپنے فسق و فجور اور کفر و شرک کے تمام لشکر میدان میں لے آئیگا کمال تابعداری سے نبی کا نام دیا جائے گا اس لئے بھی کہ اب نبی کہلانا ختمِ نبوت کے منافی نہیں ہو سکتا کیونکہ لوگ امتی نبوت کی حقیقت کو سمجھ سکیں گے جو محض ظلی طور پر حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام نے جس نبوت کا دعوےٰ کیا ہے وہ ختمِ نبوت کے منافی نہیں ہے بلکہ یہ ختمِ نبوت کا ثمرہ ہے۔ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کی اشاعت ہی کے لئے ملی ہے۔ یہ آپ کی نبوت سے کوئی الگ مستقل اور براہ راست چیز نہیں ہے جس طرح کہ بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کی نبوت تھی

الغرض اس زمانہ میں شیطان کے لشکروں کا مقابلہ کرنے کے لئے جری اللہ فی حلل الانبیاء کی ضرورت تھی اس لئے

(بقیہ صفحہ ۳)

دے کر صرف نبوت کی توفیق ہی نہیں بلکہ نبی کا نام بھی دیا گیا ہے۔ اور آپ کو نبوت کے منصب اور عہدہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے متمکن کیا گیا ہے اس لئے کہ نبوت کی پوری قوت کے بغیر شیطان کے لشکروں کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت اسی طرح از سرِ نو قائم ہو سکتی ہے کہ جس کو ایسا شخص برپا کرے جو کامل طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظلّ ہو۔

درخواستِ دعا

میرے والد محترم مرزا محمد حسین صاحب چھٹی مسیح کوٹھے سے گرنے کی وجہ سے دو تین پسلیوں میں شدید چوٹ آئی ہے ابھی تک کوئی فائدہ نہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

مرزا اظفر احمد
دارالصدر غربی الف ربوہ

قافلہ قادیان میں شامل ہونیوالے اصحاب متوجہ ہوں

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشاں)

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان کے قافلہ کے لئے حکومتِ مغربی پاکستان کی خدمت میں درخواست بھجوا دی گئی ہے۔ چونکہ امسال رمضان المبارک ۲۵ دسمبر سے شروع ہو رہا ہے اور ربوہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں بھی تبدیل ہو چکی ہیں اس لئے اس مرتبہ قادیان کا مذہبی روحانی اجتماع ۱۱-۱۲-۱۳ دسمبر ۶۵ء کو ہو گا۔ انشاء اللہ۔ قافلہ کی روانگی ۱۰ دسمبر کو لاہور سے بذریعہ ٹرین ہو گی اور قادیان سے واپسی ۱۴ دسمبر کی شام کو ہو گی۔ احباب کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

جو دوست قافلہ میں جانا چاہیں وہ نظارت خدمتِ درویشاں سے شمولیت کے لئے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنے ضروری مطلوبہ کوائف بھجوا دیں۔ مندرجہ ذیل شرائط جو بہر حال ضروری ہیں انہیں ملحوظ رکھا جائے۔

۱۔ صرف ایسے دوست درخواست بھجوائیں جن کے پاس باقاعدہ منظور شدہ پاسپورٹ موجود ہو جو ہندوستان کے سفر کے لئے کام آ سکے۔ نیز وہ پختہ طور پر قادیان جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں اور بعد میں ارادہ ترک کر کے دفتر کی پریشانی اور ناواجب اخراجات کا موجب نہ بنیں۔

۲۔ ہر درخواست مطبوعہ فارم پر دی جائے اور اس پر پریذیڈنٹ یا امیر مقامی جماعت کی تصدیق درج ہونی ضروری ہے۔

۳۔ گورنمنٹ کے ملازمین کے لئے (NO OBJECTION CERTIFICATE) حاصل کرنا ضروری ہے اور اس کے لئے ابھی سے اپنے محکمہ کے توسط سے درخواست دے دینی چاہیئے تاکہ وقت سے قبل انہیں مذکورہ سرٹیفکیٹ مل سکے۔

جن احباب کے پاس پاسپورٹ موجود نہیں وہ ابھی سے اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ تیار کروانے کی کوشش فرمائیں تاکہ قافلہ میں شامل ہو کر قادیان کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں اور جوں جوں ان کے پاسپورٹ تیار ہوتے جائیں وہ نظارت خدمتِ درویشاں سے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ بھجواتے رہیں پاسپورٹ مکمل ہونے سے پہلے میرے دفتر میں درخواست بھجوانے کی ضرورت نہیں۔ یہ درخواستیں ۱۰ اکتوبر ۶۵ء تک نظارت خدمتِ درویشاں میں پہنچ جانی چاہئیں۔

مرزا ناصر احمد
ناظر خدمتِ درویشاں

ماہِ ستمبر کا پہلا ہفتہ — ہفتہ تحریک جدید ہے

تحریک جدید کی مالی قربانی کے وعدوں کے اعتبار سے سالِ رواں ۳۱ اکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے — اور وصولی کا کام ابھی پچاس فیصدی کے قریب باقی ہے۔ ظاہر ہے کہ دو ماہ کے عرصہ میں بقیہ پچاس فیصدی وصولی کو سو فیصدی تک پہنچانے کے لئے بڑی تگ و دو اور منظم جدّ و جہد کی ضرورت ہے۔ پس عہدہ داران جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ماہِ ستمبر کے پہلے ہفتہ کو ہفتہ تحریک جدید کے طور پر منائیں۔ اور مابعد نتائج سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

والد ماجد مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر کا ذکرِ خیر

(مکرم داؤد طاہر صاحب ابن مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم)

(۳)

بحیثیت مرتب آپ کے متعلق صرف اسی قدر ذکر کر دینا کافی ہے کہ مجلس مشاورت کی رپورٹ کی تدوین و ترتیب کا کام ایک طویل مدت آپ کے سپرد رہا۔ چنانچہ ۱۹۳۲ء کی مشاورت پہلی مجلس مشاورت ہے۔ جس کی رپورٹ لکھنے میں ابا جان مرحوم و مغفور کے قلم نے بھی حصہ لیا۔ اس کے بعد سے ان کے انضباط میں آپ باقاعدگی سے حصہ لیتے رہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ پارٹیشن کے بعد سے تو یہ بار بڑی حد تک آپ ہی کے کندھوں پر آ پڑا۔

آپ کو اپنی تعلیم کے دوران اور اسکے کچھ عرصہ بعد تک بھی تقاریر کرنے کا موقع ملتا رہا اور نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی طرف سے آپ کو وقتاً فوقتاً بیرونی جلسوں میں تقاریر کے لئے بھجوایا جاتا رہا۔ مثلاً ستمبر ۱۹۲۷ء میں پادری عبد الحق صاحب گوجرانوالہ گئے اور انہوں نے گرجا گھر میں مسیح از روئے اسلام پر ڈیڑھ گھنٹہ لیکچر دیا۔ مسلمانوں میں اس لیکچر پر بڑا ہیجان پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے چاہا کہ اسکے مقابل پر مسلمان بھی ایک جلسہ منعقد کریں اور کسی مسلمان عالم سے تقریر کروائی جائے۔ چنانچہ اس قسم کا ایک جلسہ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۷ء کو وہاں منعقد ہوا۔ جس میں آپ نے "حقانیت اسلام اور بعض شبہات کا ازالہ" کے زیر عنوان ڈیڑھ گھنٹہ کا ایک لیکچر دیا۔ الفضل نے اس جلسہ کی خبر شائع کرتے ہوئے لکھا:۔

"...... مولوی صاحب نے ...... اسی مضمون پر قریباً ڈیڑھ گھنٹہ نہایت فصیح و بلیغ تقریر کی۔ حاضرین کی تعداد ہماری توقعات سے بہت زیادہ تھی چنانچہ جس قدر انتظام لوگوں کو بٹھانے کا کیا گیا تھا۔ وہ بالکل ناکافی ثابت ہوا اور کثیر تعداد میں لوگوں کو باہر فرش بیٹھنا پڑا۔ لیکچر پوری توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنا اور چونکہ عیسائیت کا اس میں مقابلہ تھا۔ اسلئے بڑی خوشی اور پسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔

(الفضل ۱۱/۱۰/۲۷)

آپ نے اپنی زندگی کے آخری سال میں تین تقاریر کیں۔ ایک تو مقالہ تھا جو آپ نے نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار میں ۲۶ مئی کو پڑھا تھا۔ اسی طرح گذشتہ سال اسی نظارت کے زیر اہتمام ہونے والی تعلیم القرآن کلاس میں آپ نے "تورات" اور "ناسخ و منسوخ" موضوعات پر دو علمی تقاریر کیں۔ یہ دونوں لیکچر بہت پسند کئے گئے۔

آپ نے محدود وقت میں ان لیکچروں میں جس طرح معلومات کو سمویا اس سے ہر طالب علم بہت متاثر ہوا۔

آپ کے انداز بیان کے متعلق مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت کا بیان ہے۔

"مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم جب سے شعبہ زود نویسی سے وابستہ ہوئے تھے تقریری لحاظ سے آپ کی سرگرمیاں قریباً ختم ہو گئیں تھیں مگر میدان خطابت سے عملاً منقطع ہونے کے باوجود آپ میں غیر معمولی قوت تقریر موجود تھی۔ مجھے اس کا اندازہ یوم مصلح موعود کے ایک جلسہ پر ہوا جو تعمیر ربوہ کے ابتدائی زمانہ میں ہوا مجھے یاد ہے کہ مولانا طاہر صاحب مرحوم نے اس موقعہ پر مختصر سے وقت میں بڑے مؤثر انداز میں مصلح موعود سے متعلق عظیم الشان پیشگوئی کی اہمیت پر روشنی ڈالی تھی۔ اس تقریر کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ یہ شروع سے آخر تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے انداز بیان کا رنگ لئے ہوئے تھی۔ دوسری بار مجھے ان کی تقریر سننے کا اتفاق اصلاح و ارشاد کی ایک مجلس مذاکرہ میں ہوا۔ جبکہ انہوں نے ایک مختصر تمہید کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک غیر مطبوعہ تقریر پڑھ کر سنائی جس سے ہم سب بہت محظوظ ہوئے اور انہیں مبارکباد دی۔ جناب مولوی شیخ مبارک احمد صاحب (سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ) نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے تو مجلس مذاکرہ کے آخر میں بیان کر فرمایا کہ یہ تقریر مجلس مذاکرہ کے لئے روح رواں کی حیثیت رکھتی ہے۔

اللّٰھم ادخلہ فی جنت النعیم

آپ کی سیرت کے بعض امتیازی پہلوؤں کا تذکرہ

ابا جان مرحوم و مغفور کی علمی خدمات کا ذکر تو ہو چکا۔ اب آپ کی سیرت کے بعض امتیازی پہلوؤں کا ذکر کیا جاتا ہے

وسعت مطالعہ

ابا جان مرحوم و مغفور میں ایک نمایاں وصف یہ تھا کہ مطالعہ کا غیر معمولی شوق تھا ہر وقت کوئی نہ کوئی کتاب یا اخبار کا فائل آپ کے ہاتھ میں ضرور ہوتا اپنی حیات کے آخری سالوں میں تو انہوں نے الفضل۔ بدر۔ الحکم فاروق۔ ریویو آف ریلیجنز (اردو) اور تشحیذ الاذہان (دور اول) کے تمام میسر فائلز کا ایک ایک ورق پڑھ ڈالا۔ نوٹس لئے اور حوالہ جات اخذ کئے۔ وہ فائل جو مدتوں سے کسی نے نہ کھولے ہوں۔ غبار سے اٹے پڑے ہوں اور کھولتے ہی مٹی گلے تک پہنچ جائے ان کا مطالعہ کرنا کس قدر مشکل کام ہے۔ اس کا اندازہ صرف ایسے شخص کو ہی ہو سکتا ہے۔ جس کا کبھی ان چیزوں سے واسطہ پڑا ہو ـــــ خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اولؓ حضرت مصلح موعود کی تمام کتب پر گہری نظر رکھتے تھے۔ آپ کی اس خوبی اور علمی قابلیت کا اعتراف ہر وہ شخص کرتا ہے جسے ایک آدھ مرتبہ بھی آپ کے ساتھ کسی ایسے موضوع پر گفتگو کا موقع ملا ہو۔

حوالہ جات کی تلاش میں خصوصی مہارت

شاید اسی وسعت مطالعہ کا نتیجہ تھا کہ ابا جان مرحوم و مغفور کو حوالہ جات کی تلاش میں خصوصی مہارت حاصل ہو گئی تھی۔ آپ فرماتے تھے کہ جب آپ الفضل میں کام کیا کرتے تھے تو آپ کا طریق تھا کہ جس موضوع پر حضرت اقدس کا خطبہ شائع ہو رہا ہوتا اسی مضمون پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات ڈھونڈ کر آپ صفحہ اول پر چھاپ دیتے۔ بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات ہے۔ لیکن ذرا غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نہایت ہی مشکل اور محنت طلب کام ہے اور جب تک وسعت مطالعہ کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو کام کو اس نوعیت سے جاری رکھنا ناممکنات میں سے ہے۔ حضور نے بھی آپ کی اس کاوش کا اعتراف کیا اور ایک مجلس مشاورت میں جب ایک نمائندہ نے عملہ الفضل کے کام پر تنقید کی تو حضور نے اس کے رد میں جہاں اور امور کا ذکر کیا وہاں حضور نے آپ کی اس حسن کارکردگی کی بھی داد دی اور آپ کے لئے یہ باعث صد فخر الفاظ فرمائے۔

"الفضل کے پہلے صفحہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات دئے جاتے ہیں۔ ابادی النظر میں ایک ایسا شخص جس نے حوالہ جات نکالنے میں کبھی کتابوں سے کام نہیں لیا۔ خیال کر لیتا ہے یہ کوئی بڑی بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب یا الحکم یا بدر کا کوئی فائل اٹھایا اور اس میں سے ایک عبارت نقل کر دی۔ حالانکہ اس میں بہت بڑی محنت اور جدوجہد سے کام لیا جاتا ہے۔ بلکہ عجیب بات یہ ہے کہ جس مضمون کا خطبہ ہوتا ہے عین وہی مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر سے نکال کر خطبہ نمبر کے پہلے صفحہ پر رکھ دیا جاتا ہے اور یہ اتنا قیمتی کام ہے کہ میں اسے خطبہ سے بھی زیادہ اہم سمجھتا ہوں اور بعض دفعہ جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ خطبہ کے عین مطابق حضرت مسیح موعود کے ملفوظات نکالے گئے ہیں تو میں بے اختیار کہہ اٹھتا ہوں کہ جس رنگ میں یہ حوالہ نکالا گیا ہے میں تو اسے خدا کا فضل سمجھتا ہوں۔ خطبہ میں آج پڑھتا ہوں مگر خطبہ کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر جو سالہا سال پہلے کی ہوتی ہے نکال کر سامنے پیش کر دی جاتی ہے اور یہ ایسا کام ہے جو بہت ہی قابل تعریف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سو کے قریب کتابیں ہیں پھر الحکم اور بدر کے بیسیوں فائل ہیں ان تمام مجموعہ کتب میں سے خطبہ کے مضمون کے عین مطابق حوالہ نکال لینا ایک ایسی خوبی ہے جس کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بہت سے علوم عطا فرمائے ہیں۔ مگر بعض دفعہ اور مجالس میں بھی اس کا اظہار کر چکا ہوں کہ جس رنگ میں یہ شخص حوالے نکالتا ہے یہ ایک ایسا کمال ہے کہ جس پر مجھے رشک آتا ہے......... اگر کسی کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے نہایت مفید اور برموقعہ حوالجات کا انتخاب کرنے میں مہارت رکھتا ہے تو اس محنت کو معمولی قرار دینا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء)

جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح پر مشتمل آپ کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"تعجب ہوتا ہے کہ مختلف اخباروں کتابوں۔ رسالوں۔ رپورٹوں اور پمفلٹوں سے بھرپور ایک ایسا مکمل مضمون مولوی صاحب مرحوم نے اتنے قلیل عرصہ میں کس طرح لکھ لیا ہے۔ سوائے اسکے کہ یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کی ذات میں مختلف حوالوں کو کم سے کم مدت میں فراہم کرنے کی حیرت انگیز قوت رکھی تھی اور کسی امر پر اس کو محمول نہیں کر سکتے"

ان حوالہ جات کے ڈھونڈنے میں آپ کو کس قدر محنت کرنا پڑتی تھی اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ بسا اوقات آپ کو ایک ایک حوالہ کی تلاش میں پانچ پانچ سات سات دن پریشان رہنا پڑتا کبھی وہ کتاب اٹھاتے ہیں اور کبھی یہ۔ اخبارات کے فائلز کی ورق گردانی ہو رہی ہے اور حوالہ ہے کہ ملنے میں ہی نہیں آتا مگر آپ بھی اسکے مقابل پر [illegible] مسلسل تلاش

برائے توجہ ممبرات لجنہ اماء اللہ

۱۔ تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ اماء اللہ کا دوسرا امتحان ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ لجنات اس تاریخ کو نوٹ فرمالیں اور امتحان کی تیاری پوری محنت سے کریں۔ امتحان کا نصاب متعدد بار بذریعہ رسالہ مصباح شائع ہو چکا ہے۔

۲۔ لجنہ اماء اللہ کا اجتماع انشاء اللہ ۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر کو ربوہ منعقد ہوگا۔ ممبرات اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تمام معلومات پر مشتمل ایک کتابچہ شائع کیا ہے۔ تمام لجنات کی عہدیداران سے درخواست ہے کہ براہ راست اس کتابچہ کو دفتر مجلس خدام الاحمدیہ سے منگوائیں۔ اور اپنے ہاں اس کو تقسیم کریں۔ اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے کیونکہ اجتماع کے موقع پر عمومی معلومات کا پرچہ ہوتا ہے۔ اس میں اس کتابچہ میں سے بھی سوالات آئیں گے۔ اس کتابچہ کی قیمت ۲۰ روپے فی سینکڑہ ہے۔

۴۔ لجنات اجتماع میں ہونے والے تحریری اور تقریری مقابلہ جات کے لئے بھی تیار کرائیں۔ عنوانات مندرجہ ہوں گے۔

تقریری مقابلہ معیار اوّل ۱۔ اسلام ہی امن عالم کا کفیل ہو سکتا ہے۔

۲۔ قرآن اور ہماری زندگی۔

" معیار دوئم ۱۔ موجودہ نسل کی مذہب سے بیگانگی ......

۲۔ پردہ عورت کے لئے بمنزلہ ڈھال ہے

" معیار سوئم ۱۔ احمدیت کے انقلاب میں احمدی عورتوں کا حصہ

۲۔ دعا کی اہمیت

۳۔ تحریک جدید اور سادہ زندگی

انگریزی تقریری مقابلہ :- Mohammad (Peace be upon Him) as an Ideal man.

مقابلہ مضمون نگاری :- ۱۔ سود کے انسداد کی عملی تجاویز

۲۔ مسئلہ کشمیر اور جماعت احمدیہ

۳۔ نظام وصیت میں شمولیت کیوں ضروری ہے۔

نوٹ :- مضمون نگاری کے لئے وقت تین گھنٹے ہے مضمون ایک وقت میں لکھا جائے۔

(سیکرٹری تعلیم)

بقایا داران چندہ ماہنامہ انصار اللہ کی خدمت میں ضروری اطلاع

ماہنامہ انصار اللہ کے جن خریدار احباب کا چندہ ماہ اگست ۱۹۶۵ء میں یا اس سے قبل ختم ہو چکا ہے۔ ان کی خدمت میں دفتر ماہنامہ کی طرف سے چندہ بھجوانے کے لئے یاددہانی کروائی جا چکی ہے۔ ایسے جن احباب نے ابھی تک اپنا چندہ ماہنامہ نہیں بھجوایا۔ ان کی خدمت میں بتاکید گذارش کی جاتی ہے کہ ازراہ مہربانی رقم چندہ جلد تر بھجوادیں۔ جن بقایا دار احباب کی طرف سے چندہ ماہنامہ وسط ستمبر ۱۹۶۵ء تک وصول نہ ہوگا۔ ان کے نام ماہنامہ ماہ ستمبر نہیں بھجوایا جائے گا۔ اور ماہنامہ ان کے نام جاری نہ رکھا جائے گا۔ اس لئے احباب پوری کوشش فرمادیں۔ کہ ان کا چندہ ماہنامہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء تک دفتر ماہنامہ انصار اللہ میں پہنچ جائے۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

ضروری اعلان

ضلع گجرات کی تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ ٹکیانہ کو اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے ضلع گجرات سے مبلغ دو ہزار روپے چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ وہ اجازت بذریعہ اعلان ہذا ملتوی کی جاتی ہے جماعتیں مطلع رہیں اگر بعد میں ضرورت ہوئی تو اس اجازت کی تجدید کے متعلق دوبارہ اعلان کر دیا جائیگا

(ناظر بیت المال ربوہ)

سال کے آخر میں چندہ دینے والوں کیلئے خدشہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔ بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے .... جو لوگ آخر وقت نماز ادا کرنے کے عادی ہیں۔ وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے..... ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے"

پس حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں مجاہدین تحریک جدید اپنے وعدوں کی رقوم اب جلد از جلد ادا فرما کر ثواب حاصل فرمادیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

چندہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

اجتماع کا کام شروع ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک اکثر لجنات کی طرف سے اجتماع کا چندہ آنا شروع نہیں ہوا۔ تمام لجنات اپنی ممبرات سے ۸ آنے سالانہ شرح کے حساب سے چندہ وصول کر کے دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔

صدر صاحبان اس خیال سے چندے میں دیر نہ کریں کہ وہ اجتماع کے موقعہ پر جمع کروا دینگی بلکہ چندہ ۳۰ ستمبر تک ضرور دفتر لجنہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ۔ ربوہ)

امتحان سہ ماہی سوم مجلس انصار اللہ

تاریخ امتحان ۱۰/۹/۶۵ بروز جمعہ برائے ربوہ ۱۲/۹/۶۵ بروز اتوار برائے بیرونجات

نصاب معیار اوّل برائے خواندہ و تعلیم یافتہ احباب (۱) رسالہ اسلام اور جہاد (قیمت ۲۵ پیسے)

(۲) نماز جنازہ کا طریق اور دعائیں۔

نصاب معیار دوم برائے ناخواندہ احباب و معذورین (۱) رسالہ اسلام اور جہاد کا مضمون زبانی سنکر

(۲) نماز جنازہ کا طریق اور دعائیں (زبانی)

زعماء کرام مہربانی فرما کر رسالہ مذکور الشرکۃ الاسلامیہ گولبازار ربوہ سے منگا کر تیاری کرادیں اور جملہ انصار اللہ احباب کو شامل امتحان کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

طارق محمود ولد محمد اسحاق باجوہ منڈی فورٹ عباس حال مانگا چانگریاں ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۴/۶/۶۵ کو ڈیڑھ بجے بعمر ۹ ماہ بعد دوپہر صرف ایک دن بیمار رہ کر فوت ہو گیا ہے۔ مرحوم چوہدری عبدالکریم صاحب ساکن مانگا کا نواسہ اور مکرم مولوی محمود احمد صاحب باجوہ مسلم حلقہ چونڈہ کا پوتا ہے۔ دعائے نعم البدل کی جاوے۔ (خاکسار سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ چوہدری بشیر احمد صاحب ابن جناب چوہدری غلام رسول صاحب صدر حلقہ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ بیمار ہیں اور ریلوے ہسپتال میں داخل ہیں۔ (محمد عبدالحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ)

۲۔ میری ہمشیرہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور میرے لئے دینی و دنیاوی ترقی کیلئے (ملک منور احمد محمود قصہ خوانی پشاور)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ کا سول ہسپتال ڈسکہ میں پھوڑے کا اپریشن ہوا ہے۔ خاکسار بھی بوجہ درد گردہ بیمار رہتا ہے۔ (خاکسار عبدالقدیر احمدی بمبہ والہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

۴۔ بابو ابو سعید صاحب قریشی آف لیہ مورخہ ۲۳ اگست کو اپریشن ہوا ہے کمزوری زیادہ ہے

۵۔ میرا بچہ علیم الدین ۵ ماہ سے بیہوشی کے دوروں کی وجہ سے بیمار ہے اور سخت پریشانی ہے

۶۔ میرے بہنوئی مجید احمد اقبال ابن خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل جو کہ جرمنی میں سخت بیمار ہیں

(حنیفہ قمر بنت سید عبدالکریم صاحب سعود آباد کراچی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ سید و شریف ۲۷ اگست
صدر ایوب نے سائنسدانوں سے کہا ہے کہ وہ سائنس کو قومی ترقی کے لئے استعمال کریں۔ سائنسی تحقیقات کا کام تیز کر دیں۔ اور اس طرح نئے نظریات کو فروغ دیں۔ تا کہ ہم زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقی یافتہ قوموں کے برابر آسکیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم پرانے طور طریقوں سے چمٹے رہے اور سائنس کے علوم سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ تو ملک کبھی ترقی نہ کر سکے گا۔ وہ سید و شریف میں پنج روزہ سائنسی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے صدر نے کہا کہ سائنسی ترقی میں مذہب آڑے نہیں آتا ہم اپنے عقائد پر سختی سے کاربند رہنے کے باوجود اس میدان میں دنیا کی دوسری قوموں کی طرح ترقی کر سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ جہاں سائنسی انقلاب ہمارے لئے ایک چیلنج ہے وہاں وہ ہمیں ترقی کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔ صدر ایوب نے کہا کہ میرا ہمیشہ اس بات پر یقین رہا ہے کہ ہم سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں ترقی حاصل کریں۔ اسی طرح ہم اپنے معاشرہ کو خوش حال بنا سکتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے عقائد و نظریات کے اصولوں پر سختی سے کاربند رہنا چاہیئے، ان اصولوں کو خلط ملط نہیں ہونا چاہیئے جیسا کہ عام طور پر رجعت پسندانہ روش تعصبات اور تنگ نظری کی بدولت ہوتا ہے ہمیں جس چیز نے ترقی کی دوڑ میں پیچھے رکھا ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے فکرو نظر کو نئے حقائق کے مطابق ڈھالنے سے گریز کیا ہے۔

ہم پرانے نظریات سے چمٹے رہے ہیں اور نئے حقائق کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں رکھتے ہماری یہ بے حوصلگی اس بات کا نتیجہ نہیں ہے کہ ہم روایت پر یقین رکھتے ہیں۔ بلکہ انسانی زندگی کی کائنات میں جو انقلاب رونما ہوا ہے اس سے لاعلمی کا نتیجہ ہے یہ آپ کا کام ہے کہ آپ اس پست ہمتی اور جہالت کا خاتمہ کریں اور لوگوں کو سائنس کی نئی اور ولولہ انگیز کائنات میں ترقی حاصل کرنے کے لئے تیار کریں۔

★ لندن ۲۷ اگست۔ شیخ عبداللہ کے صاحبزادے طارق عبداللہ نے جو ان دنوں برطانیہ میں ہیں۔ امن کا پرچار کرنے والوں اور برطانیہ کے با اثر اخبارات سے دردمندانہ اپیل کی ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو بھارتی حکام کے مظالم سے بچانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

طارق عبداللہ نے اخبارات کو مراسلات لکھے ہیں جن کے ذریعے واضح کیا گیا ہے کہ مرزا افضل بیگ کو بیماری کی حالت میں محض اس لئے مقبوضہ کشمیر منتقل کیا گیا تھا کہ خدانخواستہ ان کی جان چلی جائے تو اسکی ذمہ داری بھارت پر عائد نہ ہو۔

مسٹر طارق نے یہ بیانیہ ان مراسلات میں کہی ہیں جو انہوں نے ممتاز برطانوی خلا سفر برٹرنڈرسل "ڈیلی ٹیلی گراف" اور گارڈین کے مدیروں کے نام بھیجے ہیں۔

★ مظفر آباد ۲۷ اگست۔ صدر آزاد کشمیر مسٹر عبدالحمید خان نے بھارت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس نے آزاد کشمیر کی جن چوکیوں پر قبضہ کیا ہے۔ انہیں فوراً خالی کر دے ورنہ اس جارحانہ اقدام کے نتائج ہولناک ہوں گے انہوں نے کہا کہ بھارت کی ان اشتعال انگیز کارروائیوں کی بنا پر آزاد کشمیر کے عوام کو قابو میں رکھنا مشکل ہوتا جا رہا ہے جو بھارت کو جارحیت کا مزا چکھانے اور جنگ بندی لائن پار کرنے کے لئے بے چین ہیں۔

صدر آزاد کشمیر نے لوک سبھا میں بھارت کے وزیر اعظم اور وزیر دفاع کی تقریروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کٹر فرقہ پرست ہندوؤں کو مطمئن کرنے کے لئے جنگ بندی لائن پار کرنے کی باتیں کرنا تو بہت آسان ہے لیکن بھارت کی مجنونانہ فوجی کارروائیوں کی بنا پر جو صورت حال پیدا ہو گی اس کو کنٹرول کرنا بھارت کے بس کی نہ ہو گا۔

★ نئی دہلی ۲۷ اگست۔ آل انڈیا ریڈیو نے ایک سرکاری ترجمان کے حوالے سے اعلان کیا ہے کہ بھارتی فوج ٹیٹوال کے علاقہ میں آزاد کشمیر کی ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔ گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں اس علاقے میں بھارت نے تیسری چوکی پر قبضہ کیا ہے دو چوکیوں پر کل قبضہ کیا تھا۔

ترجمان نے کہا کہ آج بھارتی فوج نے جس چوکی پر قبضہ کیا ہے وہاں "پاکستانی فوج" اور بھارتی فوج کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوئی۔ ترجمان نے مزید کہا کہ اس علاقہ میں بھارتی فوج اب دو اونچی چوٹیوں پر قابض ہو گئی ہے جہاں سے آزاد کشمیر کے علاقے میں فوجی نقل و حرکت پر نظر رکھی جا سکے گی ترجمان نے دعویٰ کیا کہ "پاکستانی حملہ آوروں" کو مقبوضہ کشمیر میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے ان چوکیوں پر قبضہ ضروری تھا۔

ترجمان نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ آج بھارتی فوج نے "پاکستانی فوج" سے بہت سا اسلحہ بھی چھینا ہے جس میں مشین گنیں بھی شامل ہیں۔

★ نئی دہلی ۲۷ اگست۔ بھارت کے صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن وزیر اعظم لال بہادر شاستری اور وزیر دفاع مسٹر چوہان نے آزاد کشمیر پر حملے کی دھمکیاں دی ہیں۔

ڈاکٹر رادھا کرشنن کا ایک بیان آل انڈیا ریڈیو سے نشر کیا گیا جس میں انھوں نے کہا کہ بعض اوقات بڑھ کر حملہ کرنا دفاع کے لئے ضروری ہوتا ہے صدر بھارت نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ بھارتی فوج جو پاکستانی حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کے لئے اور کشمیر میں ان کے داخلے کی روک تھام کے لئے مناسب اقدامات کر رہی ہے۔ صدر بھارت کا یہ پیغام کل صبح سری نگر میں ریکارڈ کیا گیا تھا جہاں وہ وزیر دفاع کے ساتھ خفیہ مشن پر گئے تھے۔

مسٹر چوہان نے اپنے بیان میں کہا کہ بھارت طاقت کا جواب طاقت سے دے گا اور اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے ہر اقدام کرے گا۔

شاستری نے کل لوک سبھا میں عدم اعتماد کی تحریک پر بحث ختم کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کی صورت حال بے حد پیچیدہ اور مشکل ہے اور وہاں بھارت کو پاکستان کے ساتھ طویل جدوجہد کرنی ہو گی۔

★ نئی دہلی ۲۷ اگست۔ سنت فتح سنگھ نے کل پہلے اکالی دل کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں اور بعد میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے بھارتی حکومت پر سخت حملے کئے۔ انھوں نے کہا کہ نئی دہلی کے حکمران اس مطالبہ کو مسترد کرنا اپنا فرض عین سمجھتے ہیں جس کا تعلق اقلیت کے کسی جائز مطالبہ سے ہو۔ انہوں نے کہا کہ سکھ گزشتہ ۱۸ سال سے یہ مطالبہ کرتے چلے آئے ہیں کہ انہیں ان کے جائز حقوق دیئے جائیں لیکن اس مطالبہ کو تسلیم کرنا تو رہا ایک طرف الٹا ہم پر طرح طرح کی سختیاں کی گئیں اور مختلف شعبوں میں جو حقوق حاصل تھے وہ آہستہ آہستہ سلب کر لئے گئے۔

سنت فتح سنگھ نے کہا کہ وہ ایک دن میں اپنے پروگرام کا اعلان کر دیں گے اس سوال کے جواب میں کہ کیا وہ واقعی بطور احتجاج جل کر مر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں انھوں نے کہا کہ جی ہاں میرا اپنے فیصلہ میں ترمیم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ کوئی بھی مقصد قربانیوں کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا اور اب وقت آگیا ہے کہ سکھ اپنے مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دیں۔ انھوں نے اس خبر پر کسی قسم کا تبصرہ نہیں کیا کہ ان کے اور ماسٹر تارا سنگھ کے درمیان صلح کرانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ کہا کہ پنتھ کی حفاظت ایک مقدس فریضہ ہے

★ لندن ۲۷ اگست۔ بین الاقوامی سطح پر کشمیر کی صورت حال کو بہتر بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ نہ صرف امریکہ و برطانیہ میں صلاح و مشورے ہو رہے ہیں بلکہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان بھی کشمیر سے متعلق مختلف طاقتوں اور شخصیتوں سے تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔ کل انہوں نے ڈاکٹر فرینک گراہم سے ملاقات کی۔ دونوں مدبروں نے آدھ گھنٹہ تک صورت حال کا جائزہ لیا۔ ڈاکٹر گراہم ۱۹۵۱ء میں اقوام متحدہ کے نمائندہ کی حیثیت سے کشمیر کا دورہ کر چکے ہیں۔

اوتھان نے کل بھارت اور پاکستان کے نمائندوں سے بھی ملاقاتیں کیں۔ اس بات کا امکان ہے کہ اوتھان ڈاکٹر گراہم کو دوبارہ کشمیر بھیجنے کی تجویز پیش کریں گے۔

اقوام متحدہ کے سفارتی ذرائع کی اطلاع کے مطابق کشمیر کی صورت حال کے بارے میں مغربی اور سوشلسٹ ممالک یکساں تشویش محسوس کر رہے ہیں اور خدشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ موجودہ حالات برصغیر کو جنگ میں دھکیل سکتے ہیں دریں اثناء کشمیر میں اقوام متحدہ کے مبصر اعلیٰ جنرل نمو نیو یارک پہنچ گئے ہیں وہ اوتھان سے ملاقات کریں گے اور انہیں تازہ ترین صورت حال کے بارے میں اپنی رپورٹ پیش کریں گے

گمشدہ عینک

گول بازار اور غلہ منڈی کے درمیانی راستہ میں میری نظر کی عینک کہیں گر گئی ہے اگر کسی صاحب کو ملی ہو تو از راہ کرم عزیزی ٹی سٹال غلہ منڈی ربوہ میں پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ عینک کے خول میں مبلغ دس روپے بھی تھے جو کہ عینک پہنچانے والے کو بطور انعام دیئے جائیں گے (محمد رشید مددگار کارکن ٹی آئی کالج۔ ربوہ)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں،

بے کاری ایک لعنت ہے اسے جس قدر جلد دُور کر سکتے ہو دُور کرو

جب تک بے کاری دُور نہ ہوگی جماعت میں صحیح اخلاق بھی پیدا نہیں ہو سکتے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بے کاری کے نقصانات واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں نے بیسیوں بار کہا ہے کہ بے کار مت رہو اور کام کرو۔ اس میں امیر غریب سب مساوی ہیں۔ بلکہ غریب کہ جس کا پیٹ خالی ہے کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو اپنی راتوں اور دنوں پر تصرف نہ کرلو۔ اور ایسی عادت نہ ڈال لو کہ جس کام کو اختیار کرو اسی طرح کرو کہ جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں کہ تخت یا تختہ۔ جب تک یہ روح پیدا نہ ہو۔ جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تم لاکھ ایڑیاں رگڑو مگر اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اس طریق پر عمل نہ کرو جو اللہ تعالیٰ نے کامیاب ہونے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ محنت کی عادت ڈالو۔ بے کاری کی عادت کو ترک کرو فضول مجلسیں بنا کر گپیں ہانکنا اور بکواس کرنا چھوڑ دو۔ حقہ اور دیگر ایسی لغو عادتوں میں وقت ضائع نہ کرو اور کوشش کرو کہ زیادہ سے زیادہ کام کر سکو۔"

(خطبہ جمعہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء)

"یاد رکھو جس قوم میں بے کاری کا مرض ہو وہ نہ دنیا میں عزت حاصل کر سکتی ہے اور نہ دین میں عزت حاصل کر سکتی ہے۔ بے کاری ایک وبا کی طرح ہوتی ہے جو شخص بے کار رہتا ہے وہ کئی قسم کی گندی باتیں سیکھ جاتا ہے۔ پس بیکاری ایک مرض ہے کہ جس علاقہ میں ہو اس کی تباہی کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ اقتصادی لحاظ سے بھی بے کاری ایک لعنت ہے اسے جس قدر جلد ممکن ہو دور کرنا چاہیئے بے کار مزدوری کو کم کر دیتے ہیں۔ بے کار شخص ہمیشہ عارضی کام کرنے کا عادی ہوتا ہے قومی لحاظ سے بھی بے کاروں کا وجود خطرناک ہے۔ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بے کاری کے مرض کو دور کرنے کی کوشش کرے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء)

"جھوٹی نام ونمود کی قربانی بہت مشکل ہوتی ہے۔ تعلیم یافتہ بے کار یہ ہمت کیوں نہیں کرتے کہ "الفضل" کے پرچے بغل میں دبا کر بیچتے پھریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ نوجوان اس مرض کو دور کریں گے اور والدین بھی اپنی اولاد سے اس مرض کے دور کرنے کی کوشش کریں گے کہ یہ مرض قوم کے کام کرنے کی روح کو کچل دیتا ہے۔" (الفضل ۱۲ جون ۱۹۳۵ء)

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگوں سے مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء)

"میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے اخلاق بہت بلند ہوں اور وہ دوسروں سے مانگنے کی عادت ترک کر دیں۔"

(خطبہ جمعہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء)

"بے کاری ایک لعنت ہے اسے جس قدر جلد دور کر سکتے ہو دُور کرو یاد رکھو جب تک بے کاری دور نہیں ہوگی جماعت میں صحیح اخلاق بھی پیدا نہیں ہو سکتے۔"

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۳۹ء)

جلسہ تحریک جدید

ربوہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۳۰ اگست بروز سوموار بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں جلسہ تحریک جدید منعقد ہو رہا ہے جس میں علماء سلسلہ تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے ذریعہ دنیا بھر میں رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب پر روشنی ڈالیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

جنگ بندی لائن پار کرنے والی بھارتی فوج کو گھیرے میں لے لیا گیا

پونچھ اور مینڈھر میں بھارتی فوج کے دو اور بٹالین ہیڈ کوارٹر تباہ

مظفر آباد ۔ ۲۸ اگست۔ آزاد کشمیر کے جوانوں نے حملہ آور بھارتی فوج پر بھرپور جوابی حملہ کر کے اسے سخت جانی نقصان پہنچایا ہے۔ جس بھارتی فوج نے جنگ بندی لائن پار کر کے ٹیٹوال کے علاقے میں دو چوکیاں قائم کر لی تھیں آزاد کشمیر کے جوانوں نے اسے گھیرے میں لے لیا ہے۔ اور اب اس کا صفایا کرنے میں مصروف ہیں۔

واضح رہے کہ ہندوستان کی بھارتی فوج نے اچانک جنگ بندی لائن پار کر کے آزاد کشمیر کی دو چوکیوں پر حملہ کر دیا تھا۔ اور مجاہدین زبردست مقابلے کے بعد متبادل چوکیوں میں منتقل ہو گئے تھے۔

ادھر آل انڈیا ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے کہ بھارتی فوج ٹیٹوال میں تین مقبوضہ چوکیوں پر اپنی پوزیشن مضبوط بنا رہی ہے بھارتی ریڈیو نے کہا ہے کہ بھارتی فوج نے ان چوکیوں پر مجاہدین کا حملہ پسپا کر دیا ہے آل انڈیا ریڈیو کے مطابق کل مجاہدین نے اوڑی کے علاقے میں بھارتی چوکیوں پر زبردست حملے کئے اور راجوری اور پونچھ کے بھارتی مورچوں پر گولہ باری کی۔

ادھر مقبوضہ کشمیر میں قابض فوج کے خلاف انقلابی دستوں کی سرگرمیاں شدت سے جاری ہیں اور ہندوستانیوں کو کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑ رہی ہے۔

صدائے کشمیر نے اطلاع دی ہے کہ پونچھ اور مینڈھر کے علاقوں میں دو بٹالینوں کے ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیئے گئے مجاہدوں کا اچانک حملہ اتنا شدید تھا کہ بھارتی سورما مقابلہ کا تصور تک نہ کر سکے اور ننگے پاؤں بھاگ نکلے۔ سورماؤں کو اتنا جانی نقصان پہنچا کہ تمام مرنے والوں کی لاشیں نہ گنی جا سکیں قابض فوج کا بہت سا اسلحہ مجاہدوں کے ہاتھ آیا۔

صدر ناصر ماسکو پہنچ گئے

ماسکو ۲۸ اگست۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر روس کے پانچ دن کے دورے پر ماسکو پہنچ گئے ہیں۔

پاکستان بھر میں یوم کشمیر پورے جوش وخروش سے منایا گیا

مجاہدین کی پوری امداد اور آزادی کشمیر کے لئے ہر قربانی کا عہد

لاہور ۲۸ اگست۔ مختلف جماعتوں اور شخصیتوں کی اپیل کے جواب میں کل پاکستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک غیر معمولی جوش وخروش کے ساتھ یوم کشمیر منایا گیا۔ ہر شہر ہر قصبہ اور ہر قریہ کی جامعہ مسجد میں مجاہدین کشمیر کی فتح وکامرانی کے لئے دعائیں مانگی گئیں

نماز جمعہ کے بعد جلسے منعقد ہوئے جن میں حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ اب ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہ بیٹھی رہے بلکہ کشمیر کو بھارتی غاصبوں کے چنگل سے آزاد کرانے کے لئے موثر اور عملی قدم اٹھائے۔ نیز حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مجاہدین آزادی کی مدد کے لئے رضا کاروں کو جنگ بندی لائن پار کر کے بھارتی مقبوضہ کشمیر میں داخل ہونے کی اجازت دے ان جلسوں میں عہد کیا گیا کہ اہل پاکستان بھارتی مقبوضہ کشمیر کے مجاہدین کی ہر ممکن مدد کے لئے تیار ہیں۔ اور وہ آزادی کشمیر کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے

ڈھاکہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مشرقی پاکستان کے طول وعرض میں بھی اسی جوش وخروش سے یوم کشمیر منایا گیا جس جوش وخروش سے مغربی پاکستان میں منایا گیا ہے۔ ان جلسوں اور اجتماعات کے بعد ہر شہر میں جلوس نکلے اور لوگوں نے پرجوش نعروں سے بھارت کو خبردار کیا کہ وہ اپنے جارحانہ عزائم سے باز آجائے۔ یوم کشمیر پر جلسوں اور جلوسوں میں جس جوش اور ولولے کا مظاہرہ کیا گیا اس سے تحریک پاکستان کے آخری دور کے بے پناہ جوش وخروش کی یاد ایک بار پھر تازہ ہو گئی۔ عوام نے مختلف جلسوں میں حکومت کو یقین دلایا کہ وہ آزادی کشمیر کی جدوجہد کے بارے میں جو بھی قدم اٹھائے گی اسے پوری قوم کی تائید وحمایت حاصل ہوگی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴